

## پاکستانی معیشت کی کیفیت

مالی سال 2009ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ

### 1.1 معاشی صورتحال

مالی سال 09ء کے ابتدائی مہینوں میں پاکستانی معیشت میں بحرانی کیفیت کا جوا حساس پیدا ہوا تھا وہ نومبر 2008ء تک نمایاں طور پر کم ہو گیا کیونکہ حکومت نے درپیش خطرات سے نمٹنے کے لیے ضروری اقدامات کیے اور آئی ایم ایف کے تعاون سے وسط مدتی اصلاحات پر مبنی معاشی استحکام کے پروگرام کا آغاز کر دیا۔ اس پروگرام کے تحت آخر نومبر 2008ء تک آئی ایم ایف کی طرف سے 3 ارب ڈالر کی پہلی قسط کی وصولی سے نابدہنگی کا خطرہ ٹل گیا اور زرمبادلہ کے ذخائر کی صورتحال میں خاصی بہتری آ گئی۔ نیز برآمدی نمونہ مستحکم ہوئی اور درآمدی نمونہ کسی حد تک اعتدال پر آ گئی (دیکھئے جدول 1.1)۔ اس سے روپے کی قدر مستحکم ہوئی اور گرانے کے دباؤ کا اثر کم ہو گیا۔

بیرونی حسابات میں اس بہتری کے ساتھ اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی رونما ہوئی جس سے ملک کا درآمدی بل خاصا کم ہونے کی توقع ہے اور ملک کے جاری حسابات کے خسارے میں، جو بہت زیادہ ہے، کمی اور گرانے کے گھٹ جانے کا امکان ہے۔ رسدی حوالے سے آنے والی اس بہتری کو م س 09ء کے دوران خریف کی اچھی فصل سے تقویت ملی ہے۔ ان عوامل سے بظاہر معیشت میں گرانے کے دباؤ میں مسلسل اضافے کا رجحان کم ہو گیا ہے۔ یہ عوامل مجموعی طور پر م س 09ء کے لیے نمونہ تھوڑی سی بہتری کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار			
م س 07ء	م س 08ء	م س 09ء	شرح نمو (فیصد)
11.3	7.3	-6.2	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
4.5	6.5	12.7	برآمدات (ایف او بی)
10.3	18.4	16.5	درآمدات (سی آئی ایف)
19.1	14.8	24.4	نیکس حاصل (ایف بی آر)
7.9	7.6	19.1	صارف اشاریہ قیمت
7.0	5.4	5.1	(12 ماہی حرکت پذیر اوسط)
3.9	4.0	-0.2	نئی شعبے کو قرضہ
			رسد زر (زر 2)
12.3	15.7	9.1	ارب امریکی ڈالر
2.1	2.6	3.0	کل سیال ذخائر <sup>1</sup>
2.0	1.8	1.4	ملکی ترسیلات
			خالص بیرونی سرمایہ کاری
1.0	1.6	1.0	جی ڈی پی کا فیصد <sup>2</sup>
3.1	4.6	4.9	مالیاتی خسارہ
2.8	2.8	3.9	تجارتی خسارہ
			جاری حسابات کا خسارہ

<sup>1</sup> اسٹیٹ بینک اور کمرشل بینکوں کے پاس

<sup>2</sup> پورے سال کی جی ڈی پی کی بنیاد پر۔ م س 09ء کے لیے سال کی تخمینہ شدہ جی ڈی پی استعمال کی گئی ہے۔

م س = مالی سال

مالی عدم توازن کو قابو کرنے میں بھی خاصی پیش رفت ہوئی ہے اور حکومت بڑی ہمت سے زراعت کو کم کر رہی ہے، دیگر اخراجات کی نمونہ روک رہی ہے اور محاصل میں اضافہ کر رہی ہے۔ اس کا نتیجہ بعض مالیاتی اظہاروں میں حوصلہ افزا بہتری کی صورت میں نکلا ہے جس میں رواں سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارے کا ایک فیصد بلحاظ جی ڈی پی ہونا شامل ہے۔ م س 08ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ خسارہ جی ڈی پی کا 1.5 فیصد تھا۔ یہ اعداد و شمار معاشی استحکام کے پروگرام میں شامل سالانہ ہدف سے مطابقت رکھتے ہیں۔

جدول 1.2: اہم معاشی اظہار			
م 08ء	م 09ء	سالانہ منصوبے کا تخمینہ	ہدف
شرح نمو (فیصد)			
جی ڈی پی	5.8	5.5	3.5 - 4.5
گرانی	12.0	11.0	20.0 - 22.0
زری اثاثے (زر)	15.3	14.0	11.0 - 12.0
ارب امریکی ڈالر			
کارکنوں کی ترسیلات	6.5	7.7	7.5
برآمدات (ایف او بی آر پی)	20.1	22.9	20.5 - 22.0
درآمدات (ایف او بی آر پی)	35.4	37.2	33.5 - 35.0
جی ڈی پی کا فیصد			
مالیاتی خسارہ	7.4	4.7	4.3 - 4.8
جاری حسابات کا خسارہ	8.4	7.2	6.2 - 6.8

نوٹ: مالیاتی اور جاری حسابات کے خسارے اور جی ڈی پی کے تناسب کے اہداف م 09ء کی بجٹ دستاویز میں مندرج نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں جبکہ ان کے تخمینے اس سال کے تخمین شدہ (بلند تر) نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔

صورت حال کو دیکھتے ہوئے کیا، جس کی عکاسی مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری اور بڑھتے ہوئے جاری حسابات کے خسارے سے ہوتی ہے۔

مثبت پیش رفت کے باوجود صورتحال ایسی نہیں کہ معاشی بہتری کے لیے کوششوں میں کمی کر لی جائے۔ یہ ضرور ہے کہ معاشی اظہار یہ اب بدر نہیں ہو رہے تاہم عدم توازن اب بھی بہت زیادہ ہے۔ اسے درست کرنے کے لیے طویل عرصے تک منضبط کوششیں کرنا ہوں گی۔ یہ چیلنج دشوار عالمی معاشی ماحول کی وجہ سے اور بھی بڑا ہے۔ اس سے ملک کی بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں سے رقوم حاصل کرنے کی صلاحیت محدود ہو کر رہ گئی ہے اور دیگر بیرونی وصولیوں (برآمدات، ترسیلات، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری وغیرہ) کے حوالے سے بھی خطرات ہیں۔

معیشت میں گرانی کو روکنا اور کم رکھنا آسان نہ ہوگا۔ نومبر 2008ء میں گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 24.7 فیصد سال بسال تھی جو اگست 2008ء کی ریکارڈ بلند سطح 25.3 فیصد سے تھوڑی سی کمی ہے۔ مرکزی بینک نے نومبر 2008ء میں پالیسی ریٹ کو 200 بیس پوائنٹس بڑھا کر زری پالیسی کو سخت کرنے کا فیصلہ مسلسل گرانی اور بلند اضافی طلب کی صورت حال کو دیکھتے ہوئے کیا، جس کی عکاسی مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری اور بڑھتے ہوئے جاری حسابات کے خسارے سے ہوتی ہے۔

یہ بات بھی اہم ہے کہ اجناس کی ملکی قیمتیں اس تیزی سے کم نہیں ہوئیں جیسے عالمی نرخ ہوئے ہیں۔ اس کا جزوی سبب یہ ہے کہ پاکستانی روپے کی قیمت میں جون سے تیزی سے کمی ہوئی<sup>1</sup> جس سے عالمی نرخوں میں ہونے والی بڑی کمی کے فوائد پورے طور پر حاصل نہ ہو سکے۔ قیمتوں میں کمی نہ آنے کا ایک سبب غالباً منڈی کا ڈھانچہ اور دیگر مسائل ہیں جو انتظامی اور حکومتی پالیسی مداخلت کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی ایک مثال ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ نقل و حمل کی لاگت کا بڑھ جانا ہے جس کے دیگر مصنوعات پر دیرپا اثرات ہوتے ہیں اور جو غیر متناسب طور پر بڑھ گئی۔ ملک میں ایندھن کی قیمتوں میں کمی کے بعد ریلوے، انٹر لائنوں، کمرشل گاڑیوں، بیشتر بین الشہر بس سروسز وغیرہ کے کرائے یا تو کم نہیں ہوئے یا پھر ان میں معمولی تبدیلی دیکھنے میں آئی۔ واقعاتی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کے بیشتر علاقوں میں مال برداری کی لاگت کے حوالے سے بھی صورتحال ہے۔

تاہم حکومتی مداخلت مناسب خطوط پر ہونی چاہیے تاکہ اس سے مسائل کے ایسے حل پیش کیے جائیں جو منڈی کی بہتری کے لیے ہوں اور ساتھ ہی ساتھ تعین نرخ اور زراعت کی فراہمی سے گریز کیا جائے۔ خاص طور پر بڑے پیمانے پر دی جانے والی زراعت ضائع ہوتی ہے، اور اس سے مالیاتی اخراجات بڑھتے ہیں جن کا بجٹ متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس بات کا پتہ گندم کی پیداوار کے موقع پر چل سکتا ہے کیونکہ قبل ازیں جو فیاضانہ امدادی قیمت دی گئی تھی وہ عالمی نرخ کرنے کی صورت میں پائیدار نہیں رہ سکے گی۔ نرخوں میں اس سطح پر مدد فراہم کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر حکومتی

<sup>1</sup> جولائی سے 22 دسمبر 2008ء کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں 13.4 فیصد کمی ہوئی۔

خریداریاں مالیاتی اخراجات پر منتج ہوں گی، زیاں کا باعث بنیں گی (کیونکہ مل مالکان کم اور منڈی سے مناسبت رکھنے والی قیمتوں کو ترجیح دیں گے) اور درآمدات بھی بڑھ سکتی ہیں۔

اب تک جو اعداد و شمار دستیاب ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت نے مالیاتی خسارہ محدود کرنے کے لیے اچھا آغاز کیا ہے۔ تاہم س 09ء کی پہلی سہ ماہی میں ہونے والی مالیاتی بہتری بظاہر تیل کی زراعت اور ترقیاتی اخراجات میں کمی کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ یہ قابل فہم ہے کیونکہ (1) محاصل میں اضافے کی کوئی بھی جاندار کوشش (خصوصاً ٹیکس کی اساس میں توسیع کر کے) طویل مدت میں ہی موثر ہو سکتی ہے، اور (2) موجودہ اخراجات (خصوصاً سودی ادائیگیوں) میں مالیاتی پلک کے فقدان کی بنا پر قلیل مدت میں فوائد حاصل نہیں ہوں گے۔ وسط مدت میں اس قسم کے اقدامات کے ہمراہ غیر ترقیاتی اخراجات کو قابو میں رکھنے اور محاصل کی اساس کو بڑھانے کی پالیسیاں نافذ کرنا بھی ضروری ہے۔ اس سے مناسب مالیاتی گنجائش مہیا ہو جائے گی جس سے مستقبل میں معاشرتی اور انفراسٹرکچر کے منصوبوں پر اخراجات عامہ کی موزوں سطح برقرار رکھی جاسکے گی۔

مالیاتی منصوبہ بندی کے لیے سوچ میں تبدیلی بھی ناگزیر ہے۔ اخراجات میں اضافہ محاصل کی حقیقت پسندانہ جانچ سے ہم آہنگ ہونا چاہیے اور جوں جوں سال گذرتا جائے، اس میں کمی بیشی کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ اس سے نجی شعبے کی سرمایہ کاری کی گنجائش برقرار رہے گی کیونکہ ملکی بینکوں کے پاس نجی شعبے کی ضروریات پوری کرنے کی استعداد ہوگی۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ حکومت مرکزی بینک سے لامحدود مالکاری حاصل کرنے کی ترغیب سے باز رہے اور اسے قابو کرنے کے لیے قانون کا پابند کیا جائے۔ عالمی تحقیق اور پاکستان کی حالیہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ مرکزی بینک سے حکومتوں کی قرض گیری معاشی استحکام کے لیے خطرات پیدا کرتی ہے۔

اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے حکومت نے مرکزی بینک سے صفراضافی میزانیہ قرض گیری کا وعدہ کیا ہے جو اب آئی ایم ایف کے تعاون سے شروع ہونے والے معاشی استحکام کے پروگرام میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجے میں مالیاتی طلبی تحریک کے خاتمے، تجدیدی زری پالیسی، اور اجناس کی گرتی ہوئی عالمی قیمتوں سے جاری حسابات کا خسارہ بھی کم ہونے کی توقع ہے۔

عبوری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاری حسابات کے خسارے کی نمونہ مبر 2008ء میں رک گئی۔ اگر آئندہ مہینوں میں خسارے میں کمی کی رجحان مضبوط ہو گیا تو یہ معاشی استحکام کے لیے خوشگوار ثابت ہوگا۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جولائی تا نومبر س 09ء کے دوران روپے کی قدر میں کمی بیرونی حسابات میں مسلسل عدم توازن کا نتیجہ تھی، جس کی بنا پر زرمبادلہ کے ذخائر کم ہوئے اور ملکی مالی منڈیوں کے لیے سیالیت کے مسائل نے جنم لیا۔

روپے کی یہ کمزوری سرمائے کی آمد میں کمی اور سرمائے کے فرار کا بھی باعث بنی۔ تاہم زرمبادلہ کی غیر قانونی منتقلی کے خلاف کارروائی اور تقریباً ساتھ ہی آئی ایم ایف کے استحکام پروگرام میں شمولیت نے روپے کو کسی حد تک بہتر بنایا۔ درآمدات کی نمو کم ہونے سے بھی روپے پر مزید اعتماد بڑھا۔

درآمدات کی نمو کی کمزوری کی وجہ ایک طرف اجناس کی عالمی قیمتوں اور دوسری طرف ملکی طلب میں کسی قدر کمی تھی۔<sup>2</sup> تاہم اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی برآمدی امکانات کو بھی متاثر کر سکتی ہے۔ مثال کے طور پر چاول کی بین الاقوامی قیمتوں میں تیزی سے کمی کا مطلب یہ ہے کہ م س 09ء کی دوسری ششماہی میں برآمدات کی مقدار بڑھے گی تاہم م س 08ء کے مقابلے میں قدر کم ہو سکتی ہے۔ بیرونی شعبے میں بہتری م س 09ء کی دوسری ششماہی میں زیادہ نمایاں ہونے کی توقع ہے اور اگر اس کے ساتھ مالیاتی احتیاط سے بھی کام لیا گیا تو زری پالیسی پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

اول، بیرونی حسابات میں بہتری سے ساکھ بڑھے گی اور بحران کے بارے میں قیاس آرائیاں کم ہو جائیں گی جس سے اسٹیٹ بینک کو بینکاری نظام میں سیالیت کا انتظام کرنے میں مدد ملے گی۔ دوم، مرکزی بینک سے قرض نہ لینے کے حکومتی وعدے سے اسٹیٹ بینک کے لیے مالیاتی خسارے کی تسلیک سے جنم لینے والے اثرات کے خاتمے پر توجہ مرکوز کرنا آسان ہو جائے گا۔ سوم، مرکزی بینک سے حکومتی قرض گیری نہ ہونے سے زری پالیسی کی ترسیل بہتر ہوگی کیونکہ بازار زر میں رقوم کی صحیح لاگت کی عکاسی ہو سکے گی۔ آخراً، مالیاتی خسارے میں کمی سے مجموعی طلبی دباؤ کو قابو کرنے میں مدد ملے گی جس سے زری پالیسی مزید تقویت پائے گی۔

استحکام لانے کی کوششیں آئی ایم ایف کے پروگرام سے پہلے ہی شروع کر دی گئی تھیں۔ اس سلسلے میں حکومت نے م س 08ء کی چوتھی سہ ماہی اور اس کے بعد تیل کی بلند قیمتوں کے اثر کو چار اہم ایندھنوں کی ملکی قیمتوں کی جانب منتقل کیا، م س 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالیاتی استحکام کے لیے اقدامات کیے گئے اور مئی اور جولائی 2008ء میں مرکزی بینک نے زری موقف سخت کیا۔ مالی سال 09ء کے لیے حکومت کا مالیاتی استحکام پروگرام ان اجزاء پر مشتمل ہے: (1) جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر مجموعی بجٹ خسارے میں نمایاں کمی جس کے لیے اخراجات میں کمی اور ٹیکس محاصل میں اضافہ کیا جائے گا، اور (2) اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کا بتدریج خاتمہ۔

ان کوششوں کے باوجود کمرشل بینکوں میں سیالیت کی عارضی قلت کو ملک میں مالی بحران سمجھا گیا جس سے ملکی کرنسی کے بارے میں قیاس آرائیاں پھر شروع ہو گئیں۔ بد قسمتی سے یہ حالات عالمی مالی اور سیالیتی بحران کے ساتھ ہی رونما ہوئے جس سے یہ سمجھا گیا کہ ملکی بحران بھی مغربی مالی اداروں کو درپیش اسباب کی بنا پر پیدا ہوا ہے۔ مرکزی بینک نے صورتحال کو جانچا اور مالی نظام میں سیالیت میں بہتری لانے اور ملکی کرنسی کو مستحکم کرنے کے لیے اہم اقدامات کیے۔

## 1.2 مستقبل کے امکانات

یہ واضح ہے کہ پاکستانی معیشت کو موثر پالیسیوں اور اصلاحات کی ضرورت ہے تاکہ م س 09ء میں جو ایک دشوار سال ہے معاشی استحکام از سر نو قائم کیا جاسکے۔ حقیقی جی ڈی پی نمو سالانہ ہدف اور گرانی سے خاصی کم رہنے کا امکان ہے اور ہدف سے اس کا فرق بہت زیادہ ہوگا (دیکھئے جدول 1.2)۔ روشن پہلو یہ ہے کہ م س 09ء کے دوران مالیاتی خسارے اور جاری حسابات کے خسارے دونوں کے بہتر ہونے کی توقع ہے۔

حکومت کو درپیش ایک بڑا چیلنج یہ ہوگا کہ اجناس کے بین الاقوامی نرخوں میں کمی کو صارفین کی جانب منتقل کیا جائے۔ اس پس منظر میں، اہم

<sup>2</sup> مثال کے طور پر خام تیل، پام آئل، سویا بین کے تیل، کھادوں، لوہے اور فولاد، برکے ٹائروں اور ٹیوبوں کی درآمد کی مقدار جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران کم ہوئی۔

ابندھنوں<sup>3</sup> کی معینہ قیمتوں میں کسی قدر کمی کی گئی ہے، تاہم ٹرانسپورٹ کے کرائے اور نقل و حمل کے چارجز میں برائے نام کمی ہوئی ہے۔ یہ رویہ اس بنا پر غیر متوقع نہیں کہ (1) جب قیمتیں تیزی سے بڑھتی ہیں تو عموماً کم نہیں ہوتیں، اور (2) گرانی کی توقعات زیادہ رہتی ہیں۔ مزید برآں اگرچہ اجناس کی قیمتوں کا دھچکا زور دار تھا مگر یہ سمجھا گیا کہ کم از کم ایک دہائی تک یہ قیمتیں مستقلاً بلند رہیں گی۔<sup>4</sup> تاہم یہ قیمتیں عالمی کساد بازاری میں شدت کی وجہ سے غیر متوقع طور پر کم ہو گئیں۔ کمپنیوں اور تاجروں کو ان حالات میں اپنی قیمتیں اور نفع بحال کرنے میں کچھ وقت لگے گا۔ بہر حال معیشت میں گرانی کی کمی کے عمل کو تیز کرنے کے لیے صارفین کی آگاہی، ذرائع ابلاغ کا کردار، درآمدی ڈیویٹیز اور ٹیکسوں کے جلد تصفیے کی ضرورت ہوگی۔

اسی طرح امکان ہے کہ عالمی کساد بازاری اور سرمایہ کار کا خطرے سے گریز کاروبار بین الاقوامی تجارت اور معیشت میں زرمبادلہ کی آمد کو سخت متاثر کرے گا۔ درآمدات اور برآمدات دونوں کے لیے اسٹیٹ بینک کے تخمینوں پر نظر ثانی کر کے ان میں کمی کی گئی ہے، خصوصاً درآمدات کے زیادہ متاثر ہونے کا امکان ہے۔ بیرونی مالکاری میں کمی کی صورت میں مالیاتی خسارہ پورا کرنے کا بوجھ ملکی کمرشل بینکوں پر غیر متناسب طور پر پڑے گا کیونکہ حکومت نے مرکزی بینک سے مزید قرض نہ لینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ حالیہ برسوں کے مقابلے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری خاصی کم ہو سکتی ہے اور اگر ایسا ہوا تو زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ بدستور زیادہ ہو سکتا ہے۔ دونوں ممکنہ صورتوں میں شرح سود اور شرح مبادلہ کے خطرات برقرار رہیں گے اور پالیسی سازوں کو بدستور چوکس رہنا ہوگا۔

### 1.3 خلاصہ

#### 1.3.1 زراعت

ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گنے کی پیداوار میں نمایاں کمی کے باوجود رواں مالی سال میں زرعی پیداوار میں 08ء سے خاصی بہتر ہو سکتی ہے۔ اس توقع کی بنیاد چاول کی 65 لاکھ ٹن کی ریکارڈ پیداوار اور 09ء کے موسم خریف کے دوران کپاس کی پیداوار میں معمولی اضافے پر ہے کیونکہ گندم کی ریکارڈ پیداوار کا امکان ہے۔ ابتدائی معلومات سے چھوٹی فصلوں کی اچھی کارکردگی اور گلہ بانی کی معقول نمو کی امید بھی ہے۔ پانی کی مسلسل قلت کو دیکھتے ہوئے خریف کی فصلوں میں بہتری بھی قابل ذکر ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہتر نرخوں اور قرضے کی دستیابی سے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہوگی کہ وہ فصلوں میں سرمایہ کاری بڑھائیں۔ مزید یہ کہ وسط دسمبر 2008ء کے دوران بھرپور بارشوں سے رینج کی بوائی اور کٹائی کے حوالے سے امیدیں بڑھ گئیں۔

میں 09ء کے بجٹ میں (اور بعد ازاں) جن اہم پالیسی اقدامات کا اعلان کیا گیا تھا ان سے زرعی کارکنوں کو اہم کردار ادا کرنے کی ترغیب ملی ہوگی۔ ان میں مندرجہ ذیل اقدامات شامل ہیں: (1) میں 09ء کی فصل کے لیے گندم کی امدادی قیمت میں اضافہ، (2) میں 08ء کے مقابلے میں میں 09ء کے لیے زرعی قرضے کے ہدف میں 25 فیصد اضافہ، فی ایکڑ بڑی اور چھوٹی فصلوں، باغات اور ماہی گیری کے لیے قرضے کی حد میں اوسطاً 70 فیصد اضافہ، (3) ڈی اے پی کے لیے زراعت میں اضافہ، (4) بیمہ فصل اسکیم کا آغاز، اور (5) کھادوں اور کیڑے مار دواؤں کو

<sup>3</sup> پٹرول، ڈیزل، کیروسین، آئل اور ایل پی جی۔

<sup>4</sup> <http://www.fao.org/newsroom/en/news/2008/1000849/index.html>

جنرل سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ کرنا۔

### 1.3.2 بڑے پیمانے کی اشیاء سازی

بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کا شعبہ بدستور زوال کا شکار رہا۔ م س 08ء کی پہلی سہ ماہی میں 7.3 فیصد نمو کے مقابلے میں م س 09ء کی پہلی سہ ماہی میں 6.2 فیصد کی منفی نمو ہوئی۔ یہ زوال وسیع البنیاد تھا۔ پندرہ میں سے سات ذیلی شعبوں میں (جن کا وزن 72.4 فیصد تھا) نمو کم ہوئی جبکہ تین (جن کا وزن 15.3 فیصد تھا) نمو ایک فیصد سے بھی کم ہوئی۔

یہ مایوس کن کیفیت متعدد عوامل کا نتیجہ ہے: توانائی کی شدید قلت، امن و امان کی ملکی صورتحال کا بگڑنا، تیل کی عالمی قیمتوں کی منتقلی کا اثر، روپے کی قدر میں تیزی سے کمی، اور سب سے بڑھ کر، عالمی کساد بازاری اور ملکی طلب میں کمی کی بنا پر بیرونی طلب کا کمزور ہو جانا۔

### 1.3.3 خدمات

شعبہ خدمات حالیہ برسوں میں معاشی سرگرمیوں میں اتار چڑھاؤ کے باوجود چلک کا مظاہرہ کرتا رہا ہے۔ اس شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں مثبت نمو دیکھنے میں آئی حالانکہ ملک میں مجموعی طور پر معاشی سرگرمیاں سست رہیں۔

م س 09ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خدمات کے شعبے کے اہم اظہار یہ ملے جلی تصویر پیش کرتے رہے۔ بعض شعبوں میں جیسے تھوک و خردہ تجارت اور نقل و حمل اور مواصلات پچھلے سال کی نسبت کمزور کارکردگی ظاہر ہونے کا امکان ہے تاہم کچھ شعبوں جیسے کمیونٹی اور سماجی خدمات، مالیات اور بیمہ اور نظم عامہ و دفاع میں مزید ایک سال اچھی کارکردگی کی توقع ہے۔

### 1.3.4 قیمتیں

م س 09ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران معیشت میں گرانی کا دباؤ بلند رہا۔ خاص طور پر صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہار یہ میں ابھی تک م س 09ء کے دوران سال بسال اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ تاہم گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں م س 09ء کے پہلے دو ماہ میں بلند سال بسال نمو کے بعد نمایاں کمی آئی ہے۔

توزی گرانی کے دونوں پیمانوں غیر غذائی غیر توانائی اور 20 فیصد تراشیدہ اوسط میں رواں سال کے پہلے پانچ ماہ میں تیزی آتی رہی۔ توزی گرانی کی یہ تیزی ظاہر کرتی ہے کہ گرانی کا دباؤ برقرار ہے۔

### 1.3.5 زراور پیکاری

م س 09ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے مزید زری تہتی لانے کے اقدامات کیے اور پالیسی ریٹ دو مرحلے میں 300 بیس پوائنٹس بڑھا دیا۔ مجموعی طور پر گزشتہ 18 ماہ میں 550 بیس پوائنٹس کا اضافہ ہوا۔ یہ اقدام پچھلے سال کے معاشی دباؤ کے برقرار رہنے کی بنا پر کیا گیا جو رواں سال

کے دوران بڑھ گیا تھا۔ مثال کے طور پر

(1) اگرچہ گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت اپنے نقطہ عروج سے نیچے آ گئی ہے لیکن یہ اب بھی کافی بلند ہے۔ غذائی اشیاء کی قیمتوں کے بڑھنے کی رفتار کم ہوئی ہے لیکن غیر غذائی گرائی پراجنٹس کی عالمی قیمتوں کے تیزی سے گرنے کا برائے نام اثر ہوا۔

(2) مزید یہ کہ بیرونی جاری حسابات کا خسارہ، جو زیادہ تر ملکی طلبی دباؤ کی عکاسی کر رہا تھا، م س 09ء کے دوران یکدم بڑھ گیا۔ خطرہ ہے کہ برآمدات میں ممکنہ کمی اور ترسیلات زر کے گھٹنے سے ملک کے مجموعی درآمدی بل میں ہونے والی متوقع کمی غیر موثر ہو سکتی ہے جس کی اجناس کی عالمی قیمتوں میں حالیہ وسیع البیاد زوال کی وجہ سے امید کی جا رہی ہے۔

(3) علاوہ ازیں خسارے کی مسلسل تسلیک نہ صرف ملکی طلب کو تحریک دے رہی ہے بلکہ اس نے اس سے قبل کیے گئے زری سختی کے اقدامات کا اثر بھی کم کر دیا ہے۔ جولائی سے نومبر 2008ء کے دوران مرکزی بینک سے حکومتی میزانیہ قرض گیری 356.4 ارب روپے تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں یہ 169.4 ارب روپے تھی۔

مرکزی بینک سے حکومت کی حد سے متجاوز قرض گیری نے سیالیت کے انتظام میں دشواریاں پیدا کیں جو اس بنا پر اور پیچیدہ ہو گئیں کہ (1) بیرونی کھاتے پر دباؤ کے بعد اکتوبر 2008ء تک بین ال بینک منڈی سے روپے کی سیالیت کا بڑی مقدار میں اخراج ہوا، (2) عید کے آس پاس نقد رقوم کی طلب کی وجہ سے بھاری مقدار میں امانتیں نکلوائی گئیں، اور (3) اکتوبر 2008ء میں افواہوں کی بنا پر لوگوں نے گھبرا کر امانتیں نکلوالیں۔ اس سبب سے اسٹیٹ بینک کو سیالیت کی کمی پوری کرنے کے لیے متعدد عارضی اقدامات کا اعلان کرنا پڑا۔

جہاں تک زری مجموعوں کا تعلق ہے، زر کی سال بسال نمو آخر نومبر 2008ء تک کم ہو کر 10.7 فیصد رہ گئی جو پچھلے سات برسوں کی کم ترین نمو ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں غیر معمولی کمی نے مرکزی بینک سے میزانیہ قرض گیری میں تیزی سے اضافے اور قرضے (سرکاری شعبے اور نجی شعبے دونوں کی جانب سے) کی بدستور بلند طلب کا اثر زائل کر دیا۔

### 1.3.6 مالیاتی صورتحال

م س 08ء میں بڑے مالیاتی خسارے اور اسٹیٹ بینک سے اس کی مالکاری کے منفی معاشی نتائج کی بنا پر م س 09ء کے لیے حکومت کے معاشی استحکام کے ایجنڈے پر مالیاتی اصلاح کا معاملہ سرفہرست آ گیا۔

یہ امر باعث حیرت نہیں کہ م س 09ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی کارکردگی پالیسی تبدیل ہونے کی بنا پر بہتر ہو گئی اور تخمینے کے مطابق مجموعی مالیاتی خسارہ کم ہو کر سالانہ جی ڈی پی کے ایک فیصد تک ہو جائے گا۔ یہ شرح آئی ایم ایف کے استحکام پروگرام میں مالیاتی خسارے کے سالانہ ہدف

سے مطابقت رکھتا ہے۔ م 09ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارے میں کمی ترقیاتی اخراجات میں بڑی کٹوتی کے ذریعے ہوئی۔

### 1.3.7 بیرونی شعبہ

#### ادائیگیوں کا توازن

جولائی تا نومبر م 09ء کے دوران پاکستان کے بیرونی حسابات دباؤ میں رہے کیونکہ جاری حسابات کے خسارے کی نمونہ تیزی اور مالی اور سرمایہ کھاتوں میں آنے والی رقم میں کمی نے ملک کے بیرونی کرنسی کے ذخائر کو خطرناک حد سے گرا دیا۔ پس روپے کی قدر بھی اس مدت کے دوران خاصی کم ہوئی اور آخر اکتوبر 2008ء تک ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 17.5 فیصد تک گھٹ گئی۔ پھر آئی ایم ایف کے تعاون سے شروع کیے جانے والے استحکام کے پروگرام کے بعد روپے کی قدر کسی حد تک بحال ہوئی۔

جولائی تا نومبر م 09ء کے دوران ملکی طلب میں سستی کے باوجود بلند درآمدی قیمتوں کی وجہ سے درآمدی بل میں اضافہ ہوتا رہا۔ البتہ نومبر 2008ء میں درآمدی بل میں 23.9 فیصد کی کمی ہوئی جو ملکی طلب میں مسلسل سستی اور درآمدی نرخ میں نمایاں کمی کا نتیجہ ہے۔ نومبر میں ترسیلات بڑھنے اور درآمدی بل گھٹنے سے جولائی تا نومبر 2008ء کے دوران تجارتی خسارہ کسی قدر کم ہو گیا۔

جہاں تک ملاکاری کا تعلق ہے، بگڑتے ہوئے معاشی عدم توازن، شرح مبادلہ میں خرابی اور اسٹاک مارکیٹ گرنے کے ساتھ ملک کی نادر ہندگی کے خطرے اور درجہ بندی اداروں کی جانب سے پاکستان کی ریاستی درجہ بندی گھٹائے جانے سے زیر غور مدت کے دوران زر مبادلہ کی آمد میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مالی کھاتے کی فاضل رقم میں جولائی تا نومبر م 09ء کے دوران 62 فیصد کی کمی ریکارڈ کی گئی جبکہ پچھلے مسلسل تین برسوں سے اسی مدت میں اس میں اضافہ ہوتا رہا تھا۔

#### تجارتی کھاتہ

جولائی تا نومبر م 09ء کے دوران درآمدات کی بلند نمونے، جس کا سبب درآمدی قیمتوں کی بلند سطح تھی، درآمدی نمونے ہونے والی بہتری کو پیچھے چھوڑ دیا جس کی وجہ سے تجارتی خسارہ پچھلے سال اسی مدت کے مقابلے میں 1.4 ارب ڈالر بڑھ گیا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ خسارے میں یہ اضافہ تمام کا تمام م 09ء کی پہلی سہ ماہی میں ہوا۔ مابانہ خسارہ بھی زیادہ ہے تاہم اگلے دو ماہ کے دوران اس میں سال بسال کمی آئی۔

چونکہ (1) مجموعی درآمدی اضافے کا بڑا حصہ نرخ کے اثر کی بنا پر تھا جبکہ مجموعی درآمدی اضافے میں مقدار کا اثر منفی تھا، اور (2) غیر غذائی غیر تیل درآمدات میں جولائی تا نومبر م 09ء کے دوران تیزی سے کمی ریکارڈ کی گئی، اس لیے اس مدت میں طلبی دباؤ میں کمی کا اشارہ ملتا ہے۔ اجناس کی قیمتیں گھٹنے اور ملکی طلبی دباؤ کم ہونے کے مجموعی اثر سے آئندہ تجارتی خسارے میں کمی کا امکان ہے۔